111797 ـ عرفی شادی کرنے کے بعد بیوی چھوڑ کر فرار ہونا

سوال

ایك نوجوان لڑكے ساتھ میرا تعارف ہوا، اس نے مجھے دھوكہ دیا كہ میرے ساتھ شادی كرنا چاہتا ہے، لیكن ابھی وہ اس كا اعلان نہیں كر سكتا، اور نہ ہی میرے گھر والوں كے سامنے جا كر میرا رشتہ طلب كر سكتا ہے، ہم نے عرفی شادی كر لی اور اس كے كاغذات بھی لكھ لیے، لیكن پھر وہ مجھے چھوڑ كر فرار ہو گیا، تو كیا میں اب بالفعل اس كی بیوی ہوں یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اب تك ہم اس طرح كے افسوس ناك واقعات سن رہے ہیں تو كب تك ہماری بیٹیاں اس سے غافل رہینگی كہ اس طرح كہ مجرم قسم كے لوگ كیا چاہتے ہیں ؟

ہر لڑكی یہی كہتی نظر آتی ہے كہ میں تو اس پر مكمل بھروسہ ركھتی ہوں، میرا دل اس پر مطمئن ہے، یہ دوسرے نوجوانوں كی طرح نہیں، پھر جب وہ نوجوان جو چاہتا تھا اس پر عمل كر كے اسے چھوڑ كر واپس بھاگ جاتا ہے.

ایسے دسیوں واقعات و حادثات بلكہ سینكڑوں اور ہزاروں واقعات ہیں جن میں اس طرح كی افسوسناك اشیاء بار بار ہوتی ہیں اور اب تك ایسا ہی ہوتا چلا آ رہا ہے.

شریعت اسلامیہ كا یہ حكم حكمت والا تھا جب اس نے عورت كو بےپردگی سے منع كرتے ہوئے اپنی زینت و زیبائش غیر محرم مردوں كے سامنے ظاہر كرنے سے منع كیا.

اور پھر شریعت اسلامیہ كی اس حكم میں بھی بہت بڑی حكمت پائی جاتی تھی كہ اس نے مرد و عورت كو اختلاط سے منع كیا جس میں شر و برائی كے علاوہ كچھ نہیں.

اور شریعت اسلامیہ كا یہ حكم بھی بہت بڑی حكمت ركھتا ہے جب اس نے عورت كو كسی اجنبی مرد سے بغیر كسی ضرورت و سبب كے لہك لہك كر كلام كرنے سے منع فرمایاہے.

اور شریعت اسلامیہ اس میں حكیم تھی جب اس نے غلط قسم كے افراد اور دل میں مرض ركھنے والوں كے سامنے راہ بند كر دیا اور عورت كو پردے میں چھپ كر رہنے اور مردوں كے جمع ہونے والی جگہوں سے حتی الامكان دور

رہنے کا حکم دیا اور اجنی مرد کے لیے اجنبی عورت کو چھونا حرام قرار دیا اور اسی طرح اس سے خلوت کرنا بھی حرام کیا، اور عورت کے لیے مرد سے لہك لہك کر اور نرم لہجہ میں بات کرنا حرام کیا، اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے حکم ہیں.

یہ سب حکم عورت کی عفت و عصمت کی حفاظت کے لیے ہیں، اور اسی طرح معاشرہ میں خاندانوں کی فحش اور رذیل کاموں سے حفاظت کے لیے یہ احکام دیے تا کہ معاشرے عفت و عصمت اور شرم و حیاء عام ہو.

اور جب عورت نے ان سب احکام کی مخالفت کی تو وہ ان بھیڑیوں کا شکار ہو گئیں جو نہ تو اللہ کی حرمت کا خیال کرتے ہیں اور نہ ہی انہیں ایسے غلط کام کرنے سے دین روکتا ہے اور نہ اخلاق، پھر آخر میں عورت ہی نادم ہوتی ہے... لیکن اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت، وقت گزر جانے کے بعد پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ یہ وقت ایسا ہے جس میں گزری ہوئی چیز کا واپس آنا ممکن نہیں.

شریعت کی اس میں بھی عظیم حکمت تھی جب اس نے عورت کو خود اپنی شادی کرنے سے روکا، بلکہ اس کی شادی کے لیے ولی کی شرط رکھی کہ ولی کے بغیر وہ شادی نہیں کر سکتی کیونکہ اس کا ولی اس کے لیے مناسب خاوند اختیار کرنے میں زیادہ قادر ہے، تا کہ عورت کو دھوکہ نہ ہو، اور مجرم قسم کے لوگ عورت سے نہ کھیل سکیں.

اور پھر ولی کے بغیر عورت کی شادی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ نے حکم لگایا کہ یہ شادی باطل ہے، اسی کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1840) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر جب اس شادی میں ایك دوسرے کو یہ نصیحت کی گئی ہو کہ اس شادی کو خفیہ رکھنا ہے کسی کو بتانا نہیں اور نہ ہی اس کا اعلان ہوا ہو، تو یہ وہ زنا ہے جس میں کوئی شخص بھی شك و شبہ نہیں رکھتا.

صرف ایك ورق پر لکھنا ہی کافی نہیں، کیونکہ اس ورق کی کوئی قدر و قیمت نہیں، اور نہ ہی یہ کسی حرام چیز کو حلال کر سکتا ہے.

چنانچہ جسے لوگ " عرفی نکاح " کا نام دیتے ہیں اور یہ ولی کے علم اور گواہوں کے بغیر ہوتا ہے، نہ ہی اس کا اعلان ہو تو یہ باطل ہے، اور یہ زنا ہے نکاح نہیں.

شيخ الاسلام ابن تيميه رحمه اللہ کہتے ہیں:

" اور وہ سری اور خفیہ نکاح جسے چھپانے کی وصیت کی جاتی ہے اور اس پر کوئی گواہ بھی نہیں ہوتا، یہ عام علماء کے ہاں باطل ہے، اور زنا کی جنس سے تعلق رکھتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان عورتوں کے علاوہ اور عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئیں ہیں کہ اپنے مال کے مہر سے تم ان سے نکاح کرنا چاہو برے کام سے بچنے کے لیے نہ کہ شہوت رانی کے لیے النساء (24).

دیکھیں: مجموع الفتاوی (33 / 158).

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے:

" اور جب عورت ولی اور گواہوں کے بغیر نکاح کرے اور وہ شادی کو خفیہ رکھیں، تو علماء کرام کے اتفاق کے مطابق یہ نکاح باطل ہے، بلکہ علماء کے ہاں تو " ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے " اور " جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے "

اور یہ دونوں ہی روایت کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں.

اور کسی ایك سلف رحمہ اللہ کا قول ہے کہ:

" دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا "

امام ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی مسلك ہے، اور امام مالك رحمہ اللہ نکاح کے اعلان کو واجب قرار دیتے ہیں، اور سری اور خفیہ نکاح زانی عورتوں کے نکاح کی طرح ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (32 / 102 - 103).

چنانچہ اس بنا پر؛ جو کچھ آپ دونوں کے درمیان ہوا وہ شرعی نکاح نہ تھا، اور نہ ہی آپ اس شخص کی بیوی ہیں.

اور عرفی نکاح کا حکم سوال نمبر (45513) اور (45663) کے جواب میں گزر چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور سوال نمبر (7989) کے جواب میں ولی کے بغیر نکاح باطل ہونے کے دلائل بیان ہوئے ہیں آپ اس کا مطالعہ کریں.

اور آخر میں ہم یہی کہینگے کہ: آپ اللہ تعالی کے ہاں توبہ کریں اور جو کچھ ہو چکا اس پر نادم ہوں، اور آئند آیسا نہ کرنے کا پختہ عزم کریں، اور عمل کی اصلاح اور اللہ کی شریعت پر استقامت کا عزم کریں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے معاصی و گناہ سے توبہ کرنے اور اپنے اعمال کی اصلاح کرنے والے شخص کی توبہ قبول کرنے اور بخشش کا وعدہ کیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جو کوئی بھی اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو یقینا اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرتا ہے، یقینا اللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے المآئدۃ (39).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور یقینا میں بہت بخشنے والا ہو اس شخص کو جو توبہ کرتا ہے اور ایمان لاتا اور عمل صالحہ کرتا اور پھر راہ راست اختیار کرتا ہے طہ (82).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توبہ کی توفیق نصیب فرمائے اور آپ کی توبہ قبول کرے.

واللہ اعلم .